اعانۃ الملۃ الاسلامیۃ
اشرہا اللہ فی قلوب البریۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الحکم الا للہ ۔ ان دنون مین ایک رسالہ مولفہ ایک عالم نامی گرامی کا میری نظر سے گذرا جسکے
بعض مضامین اور چند مطالب علمائے محققین بلکہ عامہ مسلمین کے نزدیک خلاف صواب اور مخالف کتاب ہو
بااین ہمہ اس رسالہ مین اس قسم کا تناقض و تعارض ہے کہ اس فقیر کو از بس تعجب آتا ہے کہ ایسے مشہور عالم
کے کلام مین ایسا تناقض اور تعارض کسطرح وقوع مین آیا ۔ آپ نمبر ۳ جلد ۱۰ صفحہ ۶۸ مین فرماتے ہین قسم
ثالث مطلقا ہر دو نوع ناجائز نہین بلکہ اس قسم کی نوع اول ناجائز ہے کیونکہ اسمین صریح احکام شرعیہ کے
مخالف حکمون کو نافذ کرنا پڑتا ہے ۔ اور بہت آیات اور احادیث جنمین خدا و رسول کے مخالف پر وعید وارد ہے
اس ملازمت کی ممانعت پر دلائل قاطعہ ہین ۔ اور نمبر ۴ جلد ۱۰ صفحہ ۱۱۶ مین فرماتے ہین قسم سوم کی ملازمت
جس مین شریعت کے مخالف اور موافق دونون قسم کے کام کرنے پڑتے ہین ۔ یہہ قسم مشتبہہ ہے ورع اور
تقوی اسمین ہے کہ اس قسم سے اجتناب کرے انتہی ملخصا ۔ بعد اسکے حرفہ والون کے حالات مثل نجار ۔ لوہار
دہوبی ۔ درزی ۔ تجار ۔ معمار ۔ اور علما و وعاظ وغیرہ وغیرہ بیان کرکے نمبر ۴ جلد ۱۰ صفحہ ۱۲۶ مین فرماتے ہین
ان اشغال و تعلقات کے لوگون کو کب زیبا و مناسب ہے کہ مجسٹریٹی و منصفی وغیرہ امثلہ قسم سوم کو صرف بعض
امور خلاف شرع پیش آنے کے سبب سے مشتبہ و مکروہ کہین اور اس سے پرہیز کرین یا ایسے لوگون کو پرہیز کا
حکم دین ۔ یہہ منصب اگر ہے تو صرف ان لوگون کا ہے جو متقی اور پرہیزگار ہون نہ خود اس قسم کے اشغال رکھتے
ہون اور نہ ان اشغال والے لوگونکی کمائی کہاتے ہون ۔ پھر مولوی صاحب نے متقی اور پرہیزگار کی نفی
سارے جہان سے کردی چنانچہ نمبر ۴ جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۹ مین فرماتے ہین کہ اگر بطور فرض محال اسکو ممکن